السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

مسئلہ یہ ہے کہ کیا امامت، خطابت، تدریس قرآن، نماز تراویح میں قرآن سنانا، قرآنی دم اور قرآنی تعویز کی اجرت متعین کر کے لینا اس کا شرع میں کیا حکم ہے بالدلائل جواب دیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

صحیح بخاری جلد دوم کتاب الطب باب الشرط فی الرقیة بقطیع من الغنم صفحہ ۸۵۴ میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث کے آخر میں ہے:

«فَانْطَلَقَ رَجُلٌ مِنْهُمْ فَقَرَأَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ عَلٰی شَاءٍ فَبَرَأَ فَجَاءَ بِالشَّاءِ إِلٰی اَصْحَابِهِ فَكَرِهُوْا ذٰلِكَ وَقَالُوْا أَخَذْتَ عَلٰی كِتَابِ اللّٰهِ أَجْرًا حَتّٰی قَدِمُوْا الْمَدِيْنَةَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَخَذَ عَلٰی كِتَابِ اللّٰهِ أَجْرًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِنَّ اَحَقَّ مَا اَخَذْتُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا كِتَابُ اللّٰهِ»

صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے ایک آدمی گیا تو اس نے چند بکریوں کے عوض سورۃ الحمد پڑھ کر دم کیا وہ آدمی تندرست ہو گیا وہ بکریاں لے کر اپنے ساتھیوں کے پاس آیا انہوں نے اس کو برا سمجھا اور کہا تو نے اللہ کی کتاب پر مزدوری لی ہے یہاں تک کہ وہ مدینہ آئے اور انہوں نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ اس نے اللہ کی کتاب پر مزدوری لی ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس پر مزدوری لینے کے تم سب سے زیادہ حق دار ہو وہ اللہ کی کتاب ہے'' اس حدیث سے ثابت ہوا اللہ تعالیٰ کی کتاب قرآن مجید پر اجرت لینا درست ہے خواہ دم کی صورت ہو خواہ تعلیم کی خواہ نماز وغیرہ میں سنانے کی ایسی صورت نہ ہو جہاں ویسے بھی قرآن پڑھنا شرع سے ثابت نہ ہو جیسے قبر پر قرآن پڑھنا درست نہیں کیونکہ آپ ﷺ کے لفظ اِنَّ اَحَقَّ الخ کلام مستقل اور عام ہیں

«وَالْعِبْرَةُ بِعُمُوْمِ اللَّفْظِ لَا بِخُصُوْصِ السَّبَبِ اِلَّا اَنْ يَمْنَعَ مِنَ الْعُمُوْمِ مَانِعٌ»

''اعتبار لفظوں کے عموم کا ہو گا نہ کہ سبب کے خصوص کا مگر یہ کہ عموم سے کوئی چیز مانع ہو''

رہے قرآنی اور غیر قرآنی تعویز تو وہ رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہی نہیں۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

احکام و مسائل

خرید و فروخت کے مسائل ج1ص 391

محدث فتویٰ